لیں۔

تیسری بات ' جو دوسری کا تقاضا ہے ' وہ یہ ہے کہ ٹی وی اور چھوٹے بھائی کی نماز جیسے منکرات کے ازالے کے پیچھے ابھی نہ پڑیں بلکہ ان کو نظرانداز کر دیں۔ جب بڑا مسئلہ طے ہو جائے تو حکمت اور نرمی کے ساتھ ان کے حل کی راہ ان شاء اللہ نکل آئے گی۔

یہ کہنا کہ آپ لوگ یہ چیزیں چھوڑ دیں ' میں جماعت چھوڑ دوں گا ' غلط بھی ہے اور خلاف حکمت بھی۔ غلط اس لیے کہ دونوں کا تبادلہ ممکن نہیں۔ بظاہر یہ لاجواب اور عاجز کر دینے والی دلیل ہے ' جو حکمت کے خلاف ہے۔

اسی طرح آپ جماعت کے کیا کام کریں ' کون سی ذمہ داری اٹھائیں ' اس میں آپ کو معاشرتی فساد کے امکان اور اپنی استطاعت کو سامنے رکھنا چاہیے۔ نظم جماعت کو بھی اسے ملحوظ رکھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حکمت ' نرمی اور استقامت کے ساتھ چلنے کی توفیق دے ' اور آپ کو اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔

## ٹی وی اور والدہ کی ناراضی

میں نے اپنے گھر میں ٹی وی لگانا بند کر دیا ہے۔ کیونکہ آج کل جو بے ہودہ قسم کی نشریات آرہی ہیں وہ دیکھنے کے قابل نہیں ہیں۔ میرے گھر والے مجھ سے ناراض ہیں ' خاص کر والدہ۔ کیا میں اس سلسلے میں والدہ کا حکم مانوں یا انکار کر دوں۔ یہ بھی بتایئے کہ امیر جماعت کے گھر میں ' آپ کے گھر میں یا دوسرے قائدین کے گھر میں ٹی وی ہے یا نہیں۔

ٹی وی پر جس قسم کے پروگرام آرہے ہیں وہ بے شمار مفسدات پیدا کرتے ہیں ' بعض پروگراموں کو دیکھنا دل و نگاہ کو آلودہ کرتا ہے ' اس لیے آپ نے بہت اچھا کیا کہ گھر سے ٹی وی کو نکال باہر کیا۔ آج کے دور میں یہ ایک بہت بڑا مجاہدہ ہے ' اور مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عنایت کرے گا۔

کیونکہ آپ نے ٹی وی اس لیے گھر سے نکالا ہے کہ اس کا رکھنا اور دیکھنا معصیت الٰہی ہے ' اس لیے اس معاملے میں کسی مخلوق کی ناراضی کے ڈر سے اس کی اطاعت کرنا صحیح نہیں ہے۔ "خالق کی نافرمانی ہو تو مخلوق کی اطاعت جائز نہیں" خواہ یہ مخلوق آپ کے والدین ہی ہوں۔ کسی منکر کو کرنا اس وقت قابل برداشت ہو سکتا ہے جب اس کو ترک کرنے سے زیادہ بڑا منکر پیدا ہوتا ہو۔ آپ کی والدہ کی ناراضی اتنا بڑا منکر اور فساد نہیں کہ آپ اس چیز میں مبتلا ہوں جسے آپ معصیت الٰہی سمجھتے ہیں۔

میرے گھر میں ٹی وی نہیں ہے۔ اور بھی گھر ہوں گے جہاں نہیں ہو گا لیکن میں اس معاملہ میں

تجسس نہیں کرتا کہ امیر جماعت کے گھر میں یا کسی اور کے گھر میں ہے یا نہیں۔ اور اگر علم ہو' تو اس کو روکنے کے لیے عملی اقدام کو موجودہ حالات میں مبنی بر حکمت نہیں سمجھتا۔ ٹی وی فی نفسہ ناجائز نہیں ہے' پروگراموں کی وجہ سے قابل اجتناب ہے۔ لیکن بعض لوگ کہہ سکتے ہیں کہ وہ صرف وہی پروگرام دیکھتے ہیں جن کے دیکھنے میں قباحت نہیں مثلاً خبریں 'تقریریں' دینی پروگرام 'کرنٹ افیرز' تعلیمی پروگرام۔ بعض یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم بچوں کو صرف تعلیمی پروگرام دیکھنے دیتے ہیں 'اگر نہ رکھیں تو وہ پڑوس میں جاکر سب کچھ دیکھیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اتنی احتیاط بہت مشکل ہے۔ لیکن بہرحال کسی فتوے اور عملی اقدام کی گنجایش نہیں رہتی۔ جب بلوہ عام ہو تو تذکیر عام پر اکتفا کرنا ہی بہتر ہے۔

## ٹی وی پر ناچ گانا دیکھنا

۱۔ جو لوگ طوائفوں کا گانا سننے جاتے ہیں یا انھیں گھر پر بلاتے ہیں انھیں تو ہم برے "القاب" سے نوازتے ہیں۔ لیکن ہم جو گھر بیٹھے انھی عورتوں کا ناچ گانا ٹیلی وژن پر سنتے ہیں کیا ہم بھی انھی القاب کے مستحق نہیں؟ کیا ہم کہ جن کی بدولت ناچنے گانے والے روزی کماتے ہیں ان سے کہیں زیادہ سزا کے مستحق نہیں؟

۲۔ کیا شادی بیاہ کے موقع پر یا شادی کی ویڈیو میں "نامحرم رشتہ دار" عورتوں کا ناچ گانا دیکھنا بھی ایسا ہی ہے کہ جیسے ناچنے گانے والی عورتوں کا گانا سننا؟ یعنی کیا دونوں کا گناہ برابر ہے؟

۱۔ کسی شخص کو بھی برے القاب سے نوازنا صحیح نہیں۔ حضورؐ نے ایک زانی' ایک شراب خور' ایک منافق اور ایک مخلص مگر خطاکار کو بھی برے الفاظ سے پکارنے سے منع فرمایا ہے۔ قرآن کا حکم ہے بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ اس لیے طوائفوں کا گانا ناچنا دیکھنے سننے والوں یا ٹیلی وژن پر دیکھنے سننے والوں دونوں کا فعل برا ہے' لیکن دونوں کو محبت اور ہمدردی سے راہ راست پر لانا چاہیے۔

۲۔ نامحرم رشتہ دار ہوں یا طوائفیں' دونوں کا ناچ گانا دیکھنا اور سننا یکساں طور پر گناہ ہے۔ نامحرم رشتہ داروں کے ناچنے گانے میں بے غیرتی اور رذالت بھی شامل ہو جاتی ہے۔

## روحانی علوم

۱۔ اسلام اور تصوف میں کیا تعلق ہے؟ کیا ایک مسلمان روحانی علوم حاصل کر سکتا ہے؟ اور اس مقصد کے لیے کیا کسی پیرو مرشد سے بیعت ہو سکتی ہے؟

۲۔ کیا ایک مسلمان اپنے اندر موجود مخفی قوتوں یا صلاحیتوں کو اجاگر کر سکتا ہے؟ یا دوسرے